JULY

S	S	M	T	W	T
		1	2	3	4
6	7	8	9	10	11
13	14	15	16	17	18
20	21	22	23	24	25
27	28	29	30	31	

تو مموز ا
بھی تبدیلی
کیا گیا ہے بنی
سالم ہیں
۹:۱۵ آپ
جو بات ہوتی
کسی لفظ میں
یا حرفِ علت
بیش کیا جا
ہمزہ، ف،
مادہ پہ ہے
بتلا اذقل
طرح ماضی
کا وزن فقد
بھی ف، ع، ل
سے جتنے الفا
بابِ تفعیل
دہ مضاعف
ہوتی ہے
۱۰:۱۵ مثال
بھی معروف میں
اور مضاعف
بھی معتل بھی
کے قاعدوں
میں سب سے
قواعد بیان
کرتے ہیں گویا
لوگوں کی
یعنی ہم پہلے
اقسام کے قوا
میں بھی کچھ

AUGUST

F	S	S	M	T	W	T
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

EX.NO.61. "A"

2 TUESDAY
۱۵ صفر ۱۴۱۷ھ
JULY 1996

۹:۱۵

۱۰:۱۵

5 10-96 | ۱۶ صفر ۱۴۱۷ھ

WEDNESDAY **3**

JULY 1996

102 | 186

JULY

F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

EX. NO. 61. "A"

مندرجہ ذیل مادوں کے متعلق بتائیے کہ وہ ہفت اقسام کی کونسی قسم سے متعلق ہیں جو مادے بیک وقت دو اقسام سے متعلق ہوں ان کی دونوں اقسام بتائیں

(۱) اَمَرَ (ا۔م۔ر) — اس ایک شخص نے حکم دیا

مہموز الفاء ہیں کیونکہ مہموز الفاء اسکو کہتے ہیں کہ جس کے ف کلمہ کی جگہ ہمزہ واقع ہو رہا ہو

(۲) اَمَمَ (ا۔م۔م) — سامنے

مہموز الفاء ہیں کیونکہ ... اور مضاعف بھی ہے مضاعف اسکو کہتے ہیں جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں یعنی ایک جیسے ہوں

(۳) جَیَءَ (ج۔ی۔ء) — آیا ہوا ایک شخص

معتل العین یعنی اجوف ہیں جس عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو اور مہموز اللام بھی ہے یعنی جس کے لام کی جگہ ہمزہ واقع ہو اسکو مہموز اللام کہتے ہیں

(۴) رَوِیَ (ر۔و۔ی) — دیکھنا

معتل العین اجوف واوی معتل اللام ناقص یائی ہے معتل العین یعنی اجوف واوی عین کلمہ کی جگہ حرف علت واقع ہو اور معتل اللام یعنی ناقص یائی اسکو کہتے ہیں جس میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ وہ بھی ... ناقص کہتے ہیں اسکو لفیف بھی کہتے ہیں یعنی لفیف مقرون ہے کیونکہ دو حرف علت ایک کلمہ میں جمع ہوئے ہیں

(۵) وَرِیَ (و۔ر۔ی) — چھپ جانا

لفیف مفروق ہیں یعنی ایک کلمہ میں دو حرف علت جمع ہیں دونوں الگ ہیں ایک فا کلمہ کی جگہ ہے دوسرا لام کلمہ کی جگہ ہے مثال الفاء بھی ہے کیونکہ حرف علت فاء کلمہ کی جگہ ہے معتل اللام ناقص بھی ہے کیونکہ ی لام کی جگہ ہے

حرف علت یعنی ہے لام کلمہ کی جگہ پر ہے

(6) (ی - س - ر) یَسَر (آسان) معتل الفاء یعنی مثال واوی ہے کیونکہ فا کلمہ کی جگہ حرف علت یا آیا ہے

(7) (س - س - ر) سَسَر

(8) (س - ر - ر) سَرَر (چھپانا) : مضاعف ہے دو حرف ایک جنس کے جیسے دونوں را ہیں یعنی دو حرف ایک جیسے واقع ہوئے ہیں اسکو مضاعف کہتے ہیں

(9) (ا - س - س) اَسَس (بنیاد) : مہموز الفاء ہے یعنی جسکے فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو

(10) (ق - و - ل) قَوَلَ (اس نے کہا آدمی نے بیسا) - معتل العین ہے اجوف واوی ہے - یعنی عین کلمہ کی جگہ حرف علت واؤ واقع ہوا ہے اسکو معتل عین کہتے ہیں اور اجوف واوی بھی کہتے ہیں

(11) (ب - ی - ع) بَیَعَ (بیچنا خریدنا) : معتل العین ہے یعنی اجوف یاوی ہے یعنی عین کلمہ کی جگہ حرف علت یا واقع ہو اسکو معتل العین کہتے ہیں اور اجوف یاوی بھی کہتے ہیں

(12) (س - و - ی) سَوَیَ (برابر) لفیف ہے یعنی اسکو کہتے ہیں جس فا، عین، لام کے مقابل میں دو حرف علت ہوں - اور اگر دونوں ملے ہوں تو لفیف مقرون ہے اور اگر الگ الگ ہو

104

۱۸ صفر ۱۴۱۷ھ
FRIDAY
5
JULY 1996

JULY

F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

تو حروف صحیح یہ دو نوں سے ہوئے ہیں اس لئے
لفیف مقرون ہیں

وہ ایک آدمی راضی ہوا
(13) ر - ض - و (رَضِیَ) معتل اللام ہے
یعنی ناقص واوی ہے معتل لام اسکو کہتے ہیں
جسکے لام کلمے کی جگہ حرف علت ہو

دیکھنا
(14) ر - أ - ی (رَأَی) مہموز العین ہے
معتل اللام یعنی ناقص یائی بھی ہے مہموز
العین یعنی جس کے عین کلمے کی جگہ حرف
علت ہو اور ناقص یعنی لام کلمے کی حرف علت
نہ ہے

(15) ی - م - م (یَمَّمَ) معتل الفاء
مثال یائی اور مضاعف بھی ہے معتل فا یعنی
مثال یائی فا کلمے کی جگہ حرف علت یا ہے اور
عین کلمے کی جگہ اور لام کلمے کی جگہ دونوں میں
میم ہے اس وجہ سے مضاعف ہے ایک کلمے میں دو
حرف ایک جیسے (جنس کے) ہوں

کونسا
(16) (ا - ی - ی) اَیّ . یہ مہموز الفاء
ہے اور لفیف مقرون ہے مہموز الفاء کیونکہ
فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے اور لفیف مقرون ہے کیونکہ
دو حرف علت ایک ہی کلمہ میں ہیں اور اگر دیکھا جائے
تو مضاعف بھی ہے کیونکہ دونوں حرف علت ایک ہی
جنس کے ہیں یعنی ایک جیسے ہیں دونوں یا ہیں

اس ایک آدمی نے بچایا
(17) (و - ق - ی) . وَقَی - لفیف مفروق ہیں
دو علت میں دونوں الگ الگ ہیں ایک فاء
کلمہ کی جگہ ہیں اور دوسرا لام کلمہ کی جگہ ہے
ہیں

(18) ب ۔ ر ۔ ء :- بَرِئَ :- مہموز اللام ہے
یعنی لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے

(19) س ۔ ء ۔ ل :- سَئِلَ :- مہموز العین
ہے یعنی عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے سوال کیا

EX. NO. 61 "B"

مندرجہ ذیل افعال اور اسماء کا مادہ بتائیں اور
ان کی ہفت قسمیں بتائیں

(1) کَذَهَبَ :- مادہ ذَهَبَ ہے اور ہفت اقسام
میں صحیح ہے

(2) تَأْكُلُ :- مادہ اسما اَكَلَ ہے ہفت (کھاتا ہے تو کھاتی ہے تو)
اقسام میں مہموز الفاء ہے یعنی جس کے فاء
کلمے کی جگہ ہمزہ ہو

(3) یَدْعُوْا :- دعوۃ پکارنا مادہ اسما دعو
ہے ہفت الاقسام میں معتل اللام ہے
یعنی ناقص واوی ہے یعنی جس لام کلمے کی
جگہ حرف علت ہو

(4) ذَهَبُوْا :- اسما مادہ ہے ذَهَبَ اور
ہفت اقسام میں صحیح ہے (ذہب مرد نے)

(5) وَهَبَ :- مادہ بھی اسما وَهَبَ ہی ہے
ہفت الاقسام میں معتل الفاء ہے یعنی مثال
واوی ہے ۔ یعنی فاء کلمے کی جگہ حرف علت ہو
اگر واؤ ہو تو واوی ہے یا ہو تو یائی ہے
عطا کیا اس ایک شخص نے

190

106

٢٠ صفر ١٤١٧ھ
SUNDAY **7**
JULY 1996

JULY

F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

(6) عَزَّ ۔ مادہ اسکا ہے عزز ہے ہفت اقسام میں سے ہے مضاعف ہے یعنی دو حرف ایک جنس کے ہیں
عزت والا ایک شخص

(7) تَقَبَّلَ ۔ مادہ اسکا قبل ہے اور صحیح ہے
اس ایک شخص نے قبول کیا

(8) تَقَوَّلَ ۔ مادہ اسکا قول ہے ہفت اقسام میں معتل العین یعنی اجوف واوی ہے معتل العین اسکو کہتے ہیں جس میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ کہنا

(9) سُئِلَ ۔ مادہ اسکا سئل ہے ہفت اقسام میں سے مہموز العین ہے یعنی عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے

(10) يَقُصُّ ۔ مادہ اسکا قصص ہے ہفت اقسام مضاعف ہے یعنی دو حرف ایک جنس کے ہیں
ما قصہ بیان کیا

(11) مَلَأَ ۔ اسکا مادہ بھی ملأ ہفت اقسام میں مہموز اللام ہے یعنی لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے
بھر دیا اس ایک شخص

(12) قَاتَلَ ۔ مادہ اسکا قتل ہے اور ہفت اقسام میں صحیح ہے
قتل کیا اس ایک شخص

(13) يَكُونُ ۔ مادہ اسکا کون ہے ہفت اقسام میں معتل العین ہے اور یہ افعال ناقصہ میں سے ہے
ہو جاتا وہ ایک شخص

AUGUST

F	S	S	M	T	W	T
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

یہ ہفت اقسام
ہفت اقسام میں
میں مہموز العین
اقسام میں مضاعف ہے
اقسام میں صحیح ہے
اقسام میں مہموز اللام
اقسام میں
اقسام میں
ہے اور ہفت

CH. NO. 62

(14) يَسَّمَّعُونَ :- مادہ اسکا سَمِعَ ہے اور یہ ہفت اقسام میں صحیح ہے
١٩:٢٣

(15) اَدَبٌ :- مادہ اسکا دَبَّ ہے اور یہ ہفت اقسام میں مضاعف ہے

(16) بَأْسٌ - مادہ اسکا بَأَسَ اور یہ ہفت اقسام میں مہموز العین یعنی عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو
٢١:٢٣

(17) عَزِيْزٌ مادہ اسکا عَزَّ ہے ہفت اقسام میں مضاعف ہے

(18) نُزُلٌ :- اسکا مادہ نَزَلَ ہے ہفت اقسام میں صحیح ہے

(19) مَمْلُوْءٌ - مادہ اسکا مَلَأَ ہے ہفت اقسام میں مہموز اللام ہے یعنی لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے

(20) شَوْبًا - مادہ اسکا شَوَبَ ہے ہفت اقسام میں معتل العین ہے یعنی عا کلمہ کی جگہ یا آیا ہے
٣٢:٢٣

(21) مُنْقِذُوْنَ :- مادہ اسکا نَقَذَ ہے ہفت اقسام میں صحیح ہے

(22) يَسِيْرُ مادہ اسکا يَسَرَ ہے اور ہفت اقسام میں مہموز الفاء ہے
٣٧:٢٣

مہموز (حصّہ اوّل)

66:1 گزشتہ سبق میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ جس فعل کے مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز کہتے ہیں۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ اگر فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے اَکَلَ اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز العین کہتے ہیں جیسے سَئَلَ اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو وہ مہموز اللام ہوتا ہے جیسے قَرَءَ

66:2 مہموز میں زیادہ تر تبدیلیاں مہموز الفاء میں ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللام میں تبدیلی بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اور یہ تبدیلیاں دو طرح کی ہوتی ہیں لازمی تبدیلی اور اختیاری تبدیلی۔ لازمی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ تمام اہل زبان یعنی عرب کے تمام مختلف قبائل ایسے موقع پر لفظ کو ضرور ہی بدل کر بولتے اور لکھتے ہیں۔ اور اختیاری تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ عرب کے بعض قبائل ایسے موقع پر لفظ کو اصلی شکل میں اور بعض قبائل تبدیل شدہ صورت میں بولتے اور لکھتے ہیں اس لئے دونوں صورتیں جائز اور درست ہیں

66:3 مہموز الفاء میں لازمی تبدیلی کا صرف ایک ہی قاعدہ ہے اور یہ جب کسی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف میں لازماً بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی پہلے ہمزہ پر اگر فتحہ ہو تو ساکن ہمزہ کو الف سے، کسرہ ہو تو "ی" سے اور ضمہ ہو تو "و" سے بدل کر بولتے اور لکھتے ہیں

66:4 مثال کے طور پر ہم لفظ اَمِنَ (امن میں ہونا) کو لیتے ہیں۔ یہ لفظ باب افعال کے ماضی میں اَفْعَلَ کے وزن پر أَأْمَنَ ہو گا۔ قاعدہ کے مطابق دوسرا ہمزہ الف میں تبدیل ہو جائے گا تو آمَنَ استعمال۔ اس کا مصدر افعال کے وزن پر "إِأْمَان" بنے گا۔ لیکن "ایمان" استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح باب افعال میں مضارع کے واحد متکلم کا وزن اُفْعِلُ ہے جس پر لفظ أُأْمِنُ بنے گا لیکن اُومِنُ استعمال ہوتا ہے

66:5 مذکورہ بالا قاعدہ کو آسانی سے یاد کرنے کی غرض سے ایک فارمولے کی شکل میں یوں بھی بیان کر سکتے ہیں ءَءْ = ءَا ، ءِءْ = ءِی اور ءُءْ = ءُو۔ یہ بھی نوٹ کریں کہ ہمزہ مفتوحہ (ءَ) کے بعد جب الف آتا ہے تو اس کو لکھنے کے تین طریقے ہیں (1) ءَا (2) أ (3) آ۔ ان میں سے تیسرا طریقہ عام عربی میں بلکہ اردو میں بھی مستعمل ہے جبکہ پہلا اور دوسرا طریقہ صرف قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے

66:6 ہمزہ میں اختیاری تبدیلیوں کی متعدد صورتیں یعنی قواعد ہیں جو عرب قبائل کے استعمال میں اختلاف کا نتیجہ ہیں۔ اور ان کے اثرات قرآن کریم کی سات مشہور قرائتوں میں ملتے ہیں۔ جدید عربی کی کتابوں میں ان کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاہم بعض اہم قواعد کا ذکر ضروری ہے۔ قواعد سمجھنے سے پہلے ایک بات ذہن میں واضح کر لیں۔ ابھی پیرا گراف 66:3 میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ لازمی تبدیلی وہیں ہوتی ہیں جہاں ایک ہی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اب نوٹ کر لیں کہ اختیاری تبدیلی کا تعلق ہمزہ منفردہ سے ہوتا ہے۔ یعنی جب کسی لفظ میں ہمزہ ایک دفعہ آیا ہو

66:7 اختیاری تبدیلی کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ ساکن ہو اور اس سے ماقبل ہمزہ کے علاوہ کوئی دوسرا حرف متحرک ہو تو ایسی صورت میں ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کر دینا جائز ہے جیسے رَأْسٌ کو رَاسٌ ذِئْبٌ (بھیڑیا) کو ذِیْبٌ اور مُؤْمِنٌ کو مُوْمِنٌ بولا یا لکھا جا سکتا ہے اور بعض قرائتوں میں لفظ اسی طرح پڑھے بھی جاتے ہیں

66:8 اختیاری تبدیلی کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ اگر مفتوحہ ہو اور اس سے ماقبل حرف پر ضمہ یا کسرہ ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کر دینا جائز ہے۔ لیکن تبدیل شدہ حرف پر فتحہ برقرار رہے گی۔ یعنی ءُءَ سے وَ اور ءِءَ سے یَ ہو سکتا ہے جیسے هُزُؤًا کو هُزُوًا اور كُفُؤًا کو كُفُوًا پڑھا جا سکتا ہے۔ قرائت حفص میں جو کہ پاکستان اور دیگر مشرقی ممالک میں رائج ہے۔ یہ الفاظ اپنی بدلی ہوئی شکل میں هُزُوًا اور كُفُوًا پڑھے جاتے ہیں۔ مگر ورش کی قرائت میں جو شمالی افریقی ممالک میں رائج ہے یہ الفاظ اپنی اصلی شکل میں هُزُءًا اور كُفُؤًا پڑھے جاتے

اسی طرح مِئَۃ (ایک سو) کو مِیَۃ اور فِئَۃ کو فِیَۃ اور
لِئَلَّا کو لِیَلَّا پڑھا جاسکتا ہے اور بعض قراتوں میں یہ الفاظ
اس طرح پڑھے بھی جاتے ہیں

۶۶:۹ اختیاری تبدیلی نمبر ۲ قاعدہ یہ ہے کہ اگر ہمزہ منفردہ
متحرک ہو اور اس سے قبل ساکن "و" یا ساکن "ی" ہو تو ہمزہ
کو ما قبل حرف میں بدل کر دونوں کا ادغام کر سکتے ہیں
جیسے نَبَأٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ نَبِیْءٌ اور
بعض قراءت میں نَبِیٌّ پڑھا جاتا ہے

۶۶:۱۰ مذکورہ بالا قواعد کی مشق کے لئے آپ کو دیئے گئے مفرد
لفظ کی صرف صغیر کرنی ہے جن اسکی وضاحت کیلئے
ہم ذیل میں لفظ أمن کی ثلاثی مجرد اور باب افعال سے
صرف صغیر دے رہے ہیں۔ اس کی پہلی لائن میں لفظ کی
اصلی شکل اور دوسری لائن میں تبدیل شدہ شکل دی گئی
ہے دوسری لائن میں جو اشارے دیئے گئے ہیں ان کی وضاحت یہ
درج ذیل ہے

(ل) - لازمی تبدیلی ، (ج) جائز یعنی اختیاری تبدیلی (×) - تبدیلی نہیں کی ہوئی

صرف صغیر

باب	ماضی	مضارع	فعل امر	اسم الفاعل	اسم المفعول	مصدر
	أمِن	يأمن	ائمن	أمِن	مأمون	أمن
ثلاثی مجرد	×	يامن (ج)	إيمن (ل)	×	مامون (ج)	×
	أأمن	يؤمن	أأمن	مؤمن	مؤمن	أأمان
باب افعال	آمن (ل)	يومن (ج)	آمن (ل)	مومن (ج)	مومن (ج)	ایمان (ل)

AUGUST

F	S	S	M	T	W	T
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

111

12 ٢٥ صفر ١٤١٧ھ FRIDAY JULY 1996

EX. NO. 62

ثلاثی مجرد ابواب مزید فیہ سے (باب انفعال کے سوا) الف کی
حرف صغیر او بڑی کی مثال کے مطابق کریں۔ یہ لفظ مختلف
ابواب میں جن معنی میں استعمال ہوتا ہے وہ نیچے دیئے جا رہے
ہیں

أَلِفَ (س) أَلْفًا ۔ مانوس ہونا۔ محبت کرنا (افعال) مانوس کرنا، خوگر بنانا
تفعیل ۔ جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ (مفاعلہ) باہم محبت کرنا۔ الفت کرنا
تفعل ۔ اکٹھا ہونا۔ تفاعل ۔ اکٹھا ہونا۔ افتعال = متحد ہونا
استفعال الفت چاہنا

أَلِفَ يَأْلِفُ أَلْفًا آلِفٌ مَأْلُوفٌ

أَلَّفَ يُؤَلِّفُ تَأْلِيفًا أَلِّفْ مُؤَلِّفٌ مُؤَلَّفٌ

آلَفَ يُآلِفُ مُآلِفَةً آلِفْ مُآلِفٌ مُآلَفٌ

تَأَلَّفَ يَتَأَلَّفُ تَأَلُّفًا تَأَلَّفْ مُتَأَلِّفٌ مُتَأَلَّفٌ

اِئْتَلَفَ يَأْتَلِفُ اِئْتِلَافًا اِئْتَلِفْ مُؤْتَلِفٌ مُؤْتَلَفٌ

اِسْتَأْلَفَ يَسْتَأْلِفُ اِسْتِئْلَافًا اِسْتَأْلِفْ مُسْتَأْلِفٌ مُسْتَأْلَفٌ

مہموز (حصّہ دوم)

۴۷ آپ نے گذشتہ سبق میں مہموز کے قواعد پڑھ لیے اور کوشش بھی کر لی ہے اب اس سبق میں مہموز کے متعلق کچھ مزید باتیں سمجھنی ہیں

۴۷:۲ مہموز الفاء کے تین افعال یہ ہیں: اَمَرَ (ن): حکم دینا، اَکَلَ (ن): کھانا اور اَخَذَ (ن): پکڑنا۔ ان کے فعل امر کے اصلی صیغے بالترتیب اُؤْمُرْ، اُؤْکُلْ اور اُؤْخُذْ ہوا کرتے تھے لیکن اہلِ زبان ثلاثی مجرد کے صرف ان تین افعال سے فعل امر حاضر کا صیغہ خلافِ قاعدہ علی الترتیب مُرْ، کُلْ، اور خُذْ استعمال کرتے ہیں

۴۷:۳ لفظ اَخَذَ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ باب افتعال میں بھی خلافِ قاعدہ استعمال ہوتا ہے جیسے اس کی اصلی شکل اِئْتَخَذَ، یَأْتَخِذُ، اِئْتِخَاذًا بنتی ہے جسے قواعد کے مطابق تبدیل ہو کر اِیْتَخَذَ، یَأْتَخِذُ، اِیْتِخَاذًا ہونا چاہیے تھا لیکن اہلِ زبان اس خاص فعل میں "ی" کو "ت" میں بدل کر پھر افتعال والی "ت" میں ادغام کر دیتے ہیں یعنی اِئْتَخَذَ سے اِیْتَخَذَ پھر اِتَّخَذَ۔ اسی طرح مضارع یَأْتَخِذُ سے یَیْتَخِذُ پھر یَتَّخِذُ اور مصدر اِئْتِخَاذٌ سے اِیْتِخَاذٌ پھر اِتِّخَاذٌ بنا کر (بنا کر) استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں مذکورہ تینوں افعال کے فعل امر حاضر کی بدلی ہوئی شکلیں مُرْ، کُلْ، خُذْ اور اِتَّخَذَ سے مختلف صیغوں کے قرآن کریم میں بکثرت اور بتکرار استعمال ہوئے ہیں

۴۷:۴ مہموز العین میں ایک لفظ سَأَلَ کے متعلق بھی کچھ باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اس کے مضارع کی اصلی شکل یَسْأَلُ بنتی ہے اور زیادہ تر یہی استعمال ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی اسے خلافِ قاعدہ یَسَلُ بھی استعمال کرتے ہیں اسی طرح اس کے فعل امر کی اصلی شکل اِسْأَلْ بنتی ہے۔ یہ اگر جملے کے درمیان آئے تو زیادہ تر اسی طرح استعمال ہوتی ہے۔ لیکن اگر کبھی جملے کے شروع میں آئے تو یہ شکل سَلْ استعمال ہوتا ہے جیسے سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

۴۷:۵ مہموز الفاء کے جن صیغوں میں ہمزہ اصلیہ یعنی فا کلمہ کا ہمزہ اپنے ماقبل ہمزۃ الوصل کی حرکت کی بناء پر لازمی قاعدہ کے تحت "و" یا "ی" میں تبدیل ہو جاتا ہے ایسے صیغوں سے قبل اگر کوئی

F	S	S	M	T	W	T
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

AUGUST

آگے ملانے والا حرف مثلاً "وَ" "فَ" "ثُمَّ" وغیرہ آجائے تو بدلی
ہوئی "وْ" یا "یْ" کی جگہ ہمزہ واپس آجاتا ہے اور ماقبل سے ملا کر
پڑھا جاتا ہے اور ہمزہ الوصل ساقط ہو جاتا ہے۔ بلکہ اکثر لکھنے میں بھی گرا
دیا جاتا ہے جیسے امر باب افتعال میں قاعدہ کے تحت اِیْتَمِرْ (مشورہ کرنا
سازش کرنا) بنا تھا اسے وَأْتَمِرْ لکھا اور پڑھا جائے گا۔ اسی
طرح اَذِنَ کا فعل امر اِیْذَنْ بنا تھا یہ فَأْذَنْ ہوگا۔ ان دونوں
مثالوں میں ہمزہ اصلیہ واپس آ گیا ہے اور ہمزہ الوصل لکھنے
میں گر گیا ہے بلکہ ایسی صورت میں فعل امر "مُرْ" میں بھی ہمزہ
اصلیہ لوٹ آتا ہے اور "وَأْمُرْ" ہو جاتا ہے لیکن "کُلْ" اور
"خُذْ" کا ہمزہ اصلیہ واپس نہیں لوٹتا ہے اور ان کو "وَكُلْ" اور
"وَخُذْ" ہی پڑھتے ہیں

أ + الْ / ہمزہ الوصل = آ

٦٧:٦ ہمزہ استفہام (جو کہ ہمزۃ القطع ہوتا ہے) کے بعد اگر کوئی
معرف باللام اسم آجائے تو ایسی صورت میں ہمزہ استفہام
کو مد دے دیتے ہیں جیسے أَلرَّجُلُ (کیا مرد) کو آلرَّجُلُ لکھا
اور بولا جائے گا۔ اسی طرح أَاللّٰهُ (کیا اللہ) کو آللّٰهُ
أَ اَلذَّكَرَيْنِ (کیا دو نر جانور) کو آلذَّكَرَيْنِ اور أَ اَلْئٰنَ کو
آلْئٰنَ قرآن کریم میں لکھا گیا ہے

٦٧:٧ دوسری صورت یہ ہے کہ ہمزہ استفہام کے بعد ہمزہ الوصل
سے شروع ہونے والا کوئی فعل اگر آجائے تو مثلاً
باب افتعال، استفعال وغیرہ کا کوئی صیغہ آجائے تو
ایسی صورت میں صرف ہمزہ استفہام پڑھا جاتا ہے اور ہمزہ الوصل
پڑھنے اور لکھنے دونوں میں گرا دیا جاتا ہے جیسے أَ اِتَّخَذْتُمْ (کیا تم
لوگوں نے بنا لیا) کو أَتَّخَذْتُمْ لکھا اور بولا جائے گا اسی طرح
أَ اِسْتَكْبَرْتَ (کیا تو نے تکبر کیا) کو أَسْتَكْبَرْتَ اور
أَ اِسْتَغْفَرْتَ (کیا تو نے بخشش مانگی) کو أَسْتَغْفَرْتَ
لکھا اور بولا جائے گا

٦٧:٨ ہمزہ استفہام کی مذکورہ بالا دونوں صورت حال
کے متعلق یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ان پر لازمی تبدیلی والے
قاعدے کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ اس قاعدے کی دو شرائط ہیں جو کہ
مذکورہ صورت حال میں موجود نہیں ہیں۔ لازمی قاعدہ کی پہلی
شرط یہ ہے کہ ایک ہی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہوں۔ مذکورہ بالا

Page No. 114 & 115 are not Existed.

۲۸ صفر ۱۴۱۷ھ
MONDAY
JULY 1996
15

JULY

F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

صورت حال میں ہمزہ استفہام متعلقہ لفظ کا حرف نہیں ہوتا
ہے۔ اس لیے یہ شرط پوری نہیں ہوتی۔ دوسری شرط یہ
ہے کہ دوسرا ہمزہ ساکن ہے۔ مذکورہ بالا صورت حال میں ہمزہ
ابو صل متحرک ہوتا ہے اس لیے دوسری شرط بھی پوری
نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے مذکورہ تبدیلیوں کو الگ الگ لکھا
گیا ہے

AUGUST

F	S	S	M	T	W	T
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

۲۹ صفر ۱۴۱۷ھ
16 TUESDAY
JULY 1996

EX. NO. 63

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں
(۱) موضوع تلاش کریں ان کے اسماء و افعال کی اقسام مادہ اور باب صیغہ بتائیں
(ii) ان کی اعرابی حالت اور اسکی وجہ بتائیں
(iii) مکمل عبارت کا ترجمہ کریں

(1) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔

اٰمَنَّا:- مادہ اصلی ءمن ہے اٰمَنَّا باب افعال سے جمع متکلم کا صیغہ ماضی معروف کا اَءْمَنَّا ہے

اعرابی حالت اور اسکی وجہ:- ہمزہ ساکن بعد ساکنہ متحرک کے اپنے ماقبل کی حرکت موافق بدل جاتی ہے تا دونوں طور پر اٰمَنَّا فعل اپنے مابعد عبارت سے ملکر مفعول واقع ہو رہا ہے یَقُوْلُ کیلئے

بِمُؤْمِنِيْنَ:- مُؤْمِنٌ کا مادہ اَمِنَ ہے اور یہ باب افعال سے اسم فاعل ہے اسم فاعل میں تبدیلی جائز ہے لازم نہیں ہے اعرابی حالت حالت جری میں ہے با حرف کیلئے مجرور واقع ہو رہا ہے

اور لوگوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں

(2) يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا
مِنْهَا ۔

118

EX.NO.65

۳۰ صفر ۱۴۱۷ھ
WEDNESDAY **17**
JULY 1996

F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

فُلُكَ :- اس عبارت میں محذوف ہے کیونکہ
مادہ اسکا ~~اکل~~ اَکَلَ ہے اس سے اُکُل
آتا ہے لیکن خلاف قیاس کل استعمال کرتے ہیں
اور کُلَا تثنیہ ہے کُل رغدا پر واؤ عطف کے ذریعے
معطوف ہے ما قبل کے

اے آدم علیہ السلام تو اور تیری بیوی جنت میں
رہو اور تم دونوں جنت میں سے کھاؤ

③ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا
عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔

يُؤْخَذُ :- مادہ اسکا ہے أَخَذَ ہے اور واحد مذکر
غائب ماضی مجہول ہے بحث اثبات میں مہموز الفا
ہے

اور نہ قبول کیے جائیں گی اس سے سفارش اور نہ لیا جائے
گا اس سے بدلہ اور نہ مدد دیے جائیں گے

④ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

كُلُوْا :- اسکا مادہ اَكَلَ ہے اور كُلُوْا جمع مذکر
امر حاضر معروف ہے اور یہ فعل امر حالت [illegible] میں
ہے

تم اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق سے کھاؤ اور پیو

⑤ قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۝

اِتَّخَذُوْا :- مادہ اَخَذَ ہے تَتَّخِذُ واحد
مذکر حاضر مضارع معروف [illegible] کی حالت میں فعل مضارع
حالت رفعی میں ہے

119

AUGUST

F	S	S	M	T	W	T
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

18 ربیع الاول ۱۴۱۷ھ THURSDAY JULY 1996

وہ کہنے لگے کیا تم نے ہمیں مذاق بنایا ہے

(6) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ۵

اٰمِنُوْا مادہ اسکا اَمِنَ ہے اٰمِنُوْا یہ جمع
مذکر امر حاضر معروف ہے از باب افعال اور اصل
میں مہموز الفاء ہے نفی فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے
نُؤْمِنُ مادہ امن ہے نؤمن جمع متکلم مضارع معروف از باب افعال ہے مہموز الفاء ہے

اور جب ان سے کہا جائے ایمان اس پر رکھو جس کو
اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں ہم ایمان
لاتے ہیں اس پر جو ہماری طرف اتاری گئی ہے

(7) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

اِتَّخَذَ ۔ مادہ اسکا اَخَذَ ہے اِتَّخَذَ ماضی کا
واحد مذکر غائب ہے ہفت اقسام میں مہموز الفاء

اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا لڑکا ہے

(8) فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ
تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ

اِثْمَ مادہ اسکا اَثِمَ ہے اِثْمَ مصدر ہے
حالت نفی میں ہے کیونکہ لائے نفی جنس کیلئے
اسم ہے اور ہفت اقسام میں مہموز الفاء ہے

پس جو جلدی کرے دو دنوں میں اس پر کوئی گناہ نہیں ہے
اور جو کوئی دو دنوں میں تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں

⑨ أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ

يَأْمُرُ ۔ اصل مادہ اَمَرَ ہے یَأْمُرُ
صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف ہفت اقسام
میں مہموز الفاء ہے

کیا تمہارے اسلام لانے کے بعد تم کو کفر کرنے کا حکم
دیتے ہیں

⑩ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا
إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۔

آنَسْتُم ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر ماضی معروف از باب افعال
اصل مادہ اسما ٤ آمِن ہے اور یہ ہفت اقسام
میں مہموز الفاء ہے

پس اگر تم ان کی طرف سے ان میں ہوشیاری ہدایت کا
پس تم لوٹا دو ان کی طرف ان کا مال

⑪ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تَتَّخِذُوا صیغہ جمع مذکر حاضر مضارع معروف
از باب افتعال اصل مادہ یہ ا خ ذ ہے
مہموز الفاء میں سے ہے
پس تم مت بناؤ ان میں سے دوست یہاں تک
کہ وہ ہجرت کریں اللہ تعالیٰ کے راستے میں